

سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے ؟ وہ تو عین ہمارا مقصود ہے ۔ اسی طرح واعظ کچھ بھی کہے ، ہم اس سے جھگڑنے کے روادار نہیں اور کیوں جھگڑیں ؟ اس کے وعظ و نصیحت کا سرِ حشمہ بھی تو ہے ، گویا تو ہی اس کے اندر سے بول رہا ہے پھر ہمارے لیے جھگڑنے کا کون سا مقام ہے ؟

سادہ لفظوں میں کہا جاسکتا ہے کہ ایک وجودِ حقیقی کو مان لینے سے تمام ظاہری امتیازات مٹ گئے اور کوئی وجود کوئی بھیں بدل کر آئے ، ہمارے نزدیک تیرے سوا کوئی نہیں ۔

۶۔ لغات ۔ نایافت : نہ پانا ، حاصل نہ کر سکتا ۔

تشریح : اے حقیقت کے طلبگارو ! ہم میں اتنی تاب کہاں کہ دوسروں کا طعنہ سنیں ، اس نے حقیقت کو ڈھونڈا اور نہ پایا ۔ جب ہم پر واضح ہو گیا کہ حقیقت ہمیں نہیں ملتی تو تلاش میں اپنے آپ ہی کو فنا دیا ۔ مطلب یہ کہ ہمارے سامنے صرف دو صورتیں ہیں ، مطلوب کو پالینا یا اپنے آپ کو فنا کر دینا ، تیسری صورت ہمارے نزدیک کوئی وجود نہیں رکھتی ۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ مطلوب کو ڈھونڈیں ، نہ پائیں ، زندہ رہیں اور لوگوں کے طعنہ سنیں کہ دیکھو ، اس نے بہت تلاش کی ، لیکن مطلوب تک نہ پہنچ سکا ۔

۷۔ تشریح : ہمارا یہ دستور نہیں کہ کہیں آرام سے بیٹھ جائیں ۔ ہم محبوبِ حقیقی کے دروازے پر پہنچے ۔ جب دیکھا ، وہاں بار نہیں ملتا تو کعبے چلے گئے کہ محبوب کی بارگاہ میں حاضری کا موقع نہیں تو چلو اسی مقدس مقام کی زیارت کر آئیں ، جسے محبوب کا گھر سمجھا جاتا ہے ، یعنی بیت اللہ ۔

اس سلسلے میں دو باتیں قابلِ غور ہیں ، اول اس حقیقت کا اعلان کہ بیت اللہ دراصل عبادتِ باری تعالیٰ کا ایک ظاہری نشان ہے ۔ اس کا تقدس ذاتِ باری تعالیٰ سے نسبت اور نشانِ عبادت کی حیثیت میں ہے ۔